بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ جمعرات ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ۱۹ صلح ۱۳۶۲ ہش ۱۹ جنوری ۱۹۸۴ء نمبر ۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۸۴ء

ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

گھانا کی دوسری قومی مذہبی کانفرنس میں

نمائندگان جماعت احمدیہ کی شمولیت

امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا و مشنری انچارج محترم عبدالوہاب بن آدم اور بعض دیگر احمدی احباب کی ٹھوس اور پُر مغز تقاریر

حکومت گھانا کی طرف سے سٹیٹ ہاؤس (گورنمنٹ ہاؤس) میں سہ روزہ دوسری قومی مذہبی کانفرنس مورخہ ۷، ۸ اور ۹ دسمبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں سربراہِ مملکت کے علاوہ وزراء اعلیٰ افسران اور پادری صاحبان نے کثیر تعداد میں شرکت کی

اس کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کرتے ہوئے حکومتِ گھانا نے اس کی غرض و غایت اور مقصد ان الفاظ میں بیان کیا۔

"قوموں کی اصلاح و ترقی میں مذہب ایک خاص اہمیت رکھتا ہے بالخصوص موجودہ دور میں قوموں کی تعمیر و ترقی مذہب کے ساتھ منسلک ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اس لئے یہ کانفرنس قوموں کی ترقی میں مذہب کے کردار کا جائزہ لینے کے لئے منعقد کی گئی ہے یہ کانفرنس اس امر کا بھی جائزہ لے گی کہ مختلف مذاہب اخلاقی اور روحانی طور پر کس حد تک ملک کی سماجی، سیاسی اور معاشی ترقی میں مؤثر ہو سکتے ہیں۔"

یعنی اس کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ ہر مذہب اور فرقہ کا نمائندہ مذہبی تا اتفاقیوں کو دور کرنے میں مدد دے اور ملک کی اخلاقی اور روحانی بدحالی کے مسئلہ کا حل اپنے مذہب کی تعلیم کی روشنی میں پیش کرے۔

چنانچہ اس کانفرنس میں اسلام۔ عیسائیت بدھ ازم۔ ہندو ازم اور بہائیت کے نمائندگان کو اپنے اپنے مذہب کے موقف بیان کرنے کی دعوت دی گئی۔ یہ کانفرنس تین روز تک جاری رہی۔ پہلے روز ۷ دسمبر کو افتتاحی خطاب کے بعد ہر مذہب کے نمائندہ نے درج ذیل موضوع پر تقریر کرنا تھی۔

"An outline of moral and spiritual principles as my religion's contribution towards the national reconstruction process

یعنی "میرے مذہب کی رو سے قومی ترقی کے لئے روحانی اور اخلاقی اصول" چنانچہ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے چالیس منٹ تک خطاب کیا جو بہت پسند کیا گیا۔

ان کے علاوہ دو احمدی بھائیوں مکرم عبداللہ ناصر بوآنگ صاحب ایم ایس سی ڈائریکٹر ٹیچر ٹریننگ کالج اور مکرم خالد احمد صاحب ایم ایس سی آف گھانا اٹامک انرجی کمیشن کو بھی اسلام کا موقف بیان کرنے کا موقعہ ملا۔

مکرم عبداللہ ناصر بوآنگ صاحب نے Religion is the opium of the people کہ "لوگوں کے لئے مذہب ایک نشہ ہے" کے رد میں تقریر کی جبکہ مکرم خالد صاحب نے The danger of inter religion conflict "مذاہب میں باہمی تصادم کا خطرہ" کے موضوع پر تقریر کی۔

ہر سہ تقاریر میں قرآن کریم اور احادیث سے باقاعدہ حوالہ جات دیتے ہوئے اسلام کے موقف کو بیان کیا گیا جبکہ اس اس موقع پر دیگر نمائندگان نے جو تقاریر کیں وہ ان کے مذاہب کے موقف اور اس کی روحانی و اخلاقی اقدار بیان کرنے کی بجائے محض جذباتی تھیں یا سیاسی رنگ رکھتی تھیں۔ کسی نمائندہ نے بھی اپنے مذہب کا موقف بیان کرنے کے لئے کوئی ایک حوالہ تک پیش نہیں کیا بلکہ محض اپنی سوچ بچار کو پیش کیا۔ جبکہ جماعت احمدیہ کے نمائندگان نے اپنی گزشتہ روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے خالصتہً اسلام کا موقف بیان کیا۔ اور قرآن کریم، سنت نبوی اور احادیث سے روحانی اور اخلاقی اقدار بیان کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ آج بنی نوع انسان کو درپیش روحانی اور اخلاقی مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام کی پُر حکمت تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔

اس کانفرنس کا ایک دلچسپ اور اہم ترین پہلو یہ بھی ہے کہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل وزیر ثقافت کی طرف سے اس کانفرنس میں سربراہ مملکت کا افتتاحی خطاب تیار کرنے کے لئے جماعت سے درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ ان کی خواہش پر مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ گھانا نے تقریر تیار کر کے بھجوائی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا یہ اعزاز بھی دراصل گھانا میں مذہبی رواداری اور اخلاق کی سربلندی کے لئے اس کی بے لوث مساعی کے اعتراف کے طور پر ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

> عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ (حدیث نبوی)
> مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دیدی جائے

ہڈرزفیلڈ (انگلستان) میں

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم محمد عیسیٰ صاحب مبشر اسلام اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ نے جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا۔

اڑھائی گھنٹہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مقررین نے انگریزی اور اردو میں تقاریر فرمائیں۔ اردو تقریر کا انگریزی میں ترجمہ کیا جاتا رہا اور انگریزی تقریر کا اردو میں۔

اس موقعہ پر طلباء میں "سیرت النبی" کے عنوان پر تقریری مقابلہ بھی ہوا جس میں احباب نے بہت دلچسپی لی۔ سب سے چھوٹی عمر کے طالب علم اور اوّل و دوم آنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۴ر ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ
۱۹ صلح ۱۳۶۳ ہش

عفو و درگزر کے خُلق سے متصف کرنیوالا

بنیادی وصف

اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کی آیت ۱۰۴ میں مومنوں کو اپنا ایک خاص فضل اور احسان یاد دلایا ہے اور وہ یہ کہ اس نے انکے دلوں میں باہم محبت پیدا کر کے انہیں آپس میں بھائی بھائی بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس باہمی محبت و اخوت کو قائم و دائم رکھنے اور پروان چڑھانے کے لئے بعض تقاضوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔ ایک اہم اور بنیادی تقاضہ یہ ہے کہ مومنوں کے درمیان تفرقہ کسی صورت بھی راہ نہ پائے۔ اس کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ تفرقہ کن وجوہات کی بناء پر پیدا ہوتا ہے کیونکہ اگر وجوہات سے آگاہ ہونے کے بعد ان کا سدِّ باب کر دیا جائے تو تفرقہ راہ پا ہی نہیں سکتا۔

سو جہاں تک تفرقہ کی وجوہات کا تعلق ہے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنے اور ایک دوسرے کو ظلم و زیادتی کا نشانہ بنانے سے۔ اس لئے اول تو یہ ضروری ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق غصب نہ کئے جائیں۔ دوسرے یہ کہ اگر ایک بھائی کسی وقتی جذبہ کے زیر اثر دوسرے کے ساتھ زیادتی کر بیٹھے تو دوسرے کا فرض یہ ہے کہ وہ نہ تو طیش میں آئے اور نہ بدلہ لینے کی ٹھانے بلکہ درگزر سے کام لے۔ تیسرے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مومن جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے ایک دوسرے کی خامیوں اور کمزوریوں نیز ان کے نتیجہ میں سرزد ہونے والی خطاؤں اور لغزشوں پر باہم طعن و تشنیع نہ کریں اور ایک دوسرے کو تمسخر و استہزا کا نشانہ نہ بنائیں۔ اور اگر ایک بھائی غلطی سے یا دانستہ ایسا کر بیٹھتا ہے تو دوسرے کا یہ فرض ہے کہ وہ چشم پوشی سے کام لے اور خود جواباً طعن و تشنیع اور تمسخر کا مرتکب نہ ہو۔

چشم پوشی اور درگزر کی راہ میں جو چیز سب سے زیادہ حائل ہوتی ہے وہ ہے غصہ اور اس کی کوکھ سے جنم لینے والا جذبۂ انتقام۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کا ایک وصف یہ بیان کیا ہے کہ جب بھی انہیں دوسروں کی کسی حرکت پر غصہ آتا ہے تو وہ اسے پی جاتے ہیں اور کھل کھیلنے کا موقع نہیں دیتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود مومنوں کو مخاطب کر کے انہیں ان کا یہ وصف یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (آل عمران آیات ۱۳۴، ۱۳۵)

ترجمہ:۔ اور اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو جس کی پہنائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو ان متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگ دستی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اپنے غصہ کو دباتے ہیں اور خطا کاروں سے درگزر کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ ایسے نیکوکاروں سے محبت

(باقی صفحہ پر)

یہ ربوہ ہے

یہاں انساں نبیؐ کے دین کے سانچوں میں ڈھلتے ہیں

یہ ربوہ ہے یہاں پر بارشِ انوار ہوتی ہے
یہاں پر روحِ افسردہ گل و گلزار ہوتی ہے
یہ گلشن ہے رسولؐ اللہ کے موعود مہدی کا
شہہِ کونین کے معہود اور مسعود مہدی کا
یہ گہوارہ ہے اسلامی اخوت اور محبت کا
یہ مرکز عالمی ہے دین کی راشد خلافت کا
یہ وہ گلزار ہے دیں کا، خزاں آتی نہیں جس پہ
ہر اک موسم میں اس کا دیدنی ہوتا ہے ہر منظر
یہاں انسان کی تسکین کا سامان ہوتا ہے
تسلی روح کو اور دل کو اطمینان ہوتا ہے
یہاں ہر دم مئے توحیدِ حق کے جام چلتے ہیں
یہاں انساں نبیؐ کے دین کے سانچوں میں ڈھلتے ہیں
یہاں بھٹکے ہوئے دل سوئے کعبہ موڑے جاتے ہیں
یہاں ٹوٹے ہوئے رشتے خدا سے جوڑے جاتے ہیں
یہاں سے ہوتی ہے تبلیغ دنیا کے کناروں تک
پیامِ اسلام کا پہنچایا جاتا ہے ہزاروں تک
سعید ارواح دنیا کی ہدایت پاتی جاتی ہیں
غلامی میں محمدؐ مصطفےٰؐ کی آتی جاتی ہیں
علومِ دین کے طالب یہاں پر علم پاتے ہیں
ممالکِ غیر کو پھر وہ پیامی بن کے جاتے ہیں
کوئی دیکھے تو آکر اس حسیں بستی کا نظارا
یہ ہے ہر چشمِ بینا کے لئے لاریب دل آرا
یہاں ہے جاگزیں اک خادمِ کامل محمدؐ کا
فدائی عاشقِ صادق بجان و دل محمدؐ کا
فرشتے نصرتِ یزداں کے اس پہ ہوتے ہیں نازل
ہے وابستہ اسی سے دیں کا اب رخشندہ مستقبل
یہاں بندے خدا کی بندگی پر ناز کرتے ہیں
زمینی ہیں مگر افلاک پر پرواز کرتے ہیں
شکستہ دل اسی بستی میں باہم جوڑے جاتے ہیں
یہیں پر شرک اور طاغوت کے سر پھوڑے جاتے ہیں
یہ حضرت مصلحِ موعودؓ کی زندہ کرامت ہے
یہ حزبِ آخریں پر ربِّ کعبہ کی عنایت ہے
یہاں جنگل میں منگل کر گیا اللہ کا وہ بندہ
دعا سے اپنی جل تھل کر گیا اللہ کا وہ بندہ
جو صدہا سال سے تھی ایک بے آب و گیاہ وادی
وہاں اب جس طرف دیکھیں ہے آبادی ہی آبادی
غرض بستی یہ گویا نارِ نورِ حق کی بھٹی ہے
اثر اپنا جو ہر اک چیز پر دکھلا کے رہتی ہے
جو طیب چیز ہو کندن بناتی ہے یہ اس کو
سراسر بد ہو جو یکسر جلا دیتی ہے یہ اس کو
خدا کے بندے گھبراتے نہیں رنج و مصیبت سے
مگر مشرک تڑپ اٹھتے ہیں اک ادنیٰ سی کلفت سے
"خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے"

محمد طیب مرزا
مربی سلسلہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

شجرِ احمدیت کے شیریں ثمار

تقریر جلسہ سالانہ : ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

پہاڑ جیسی شخصیتیں حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں جھک گئیں :

شجرِ سعادت وہ شجرِ طیبہ ہے ، وہ سدا بہار درخت ہے جو باذن الٰہی ہر موسم آنے پر پھل دیتا ہے اور دے رہا ہے۔ آیئے ہم اس شجر کے پھل ہی کو ایک نظر دیکھیں۔ یہ ایک عجیب طلسماتی و معجزاتی درخت ہے جس کی ہر شاخ پر رنگ رنگ کے پھل لگے نظر آئیں گے۔ آیئے دیکھیں وہ اوّلین لوگ جو تحریک احمدیت کی آغوش میں کھنچے چلے آئے وہ کیسے لوگ تھے ان لوگوں کو دیکھ کر ہی تحریک کی ماہیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کیا وہ دنیا دار لوگ تھے؟ کیا وہ جاہ پسندوں میں سے تھے؛ کیا وہ دولت کے متلاشی تھے۔ کیا کم علم اور بے مایہ لوگ تھے؛ جو الفاظ کی طلسمات میں کھو گئے۔ کیا وہ فریب خوردہ لوگ تھے۔ یا وہ خدا کے نور کے متلاشی تھے جو آبِ حیات کے متلاشی اور راہِ نوردان جادۂ روحانی تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے بعد پہاڑ جیسی شخصیتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں جھک گئیں۔ حضرت مولانا نورالدینؓ کوئی معمولی شخص نہ تھا۔ بلکہ وہ جامع کمالات انسان تھا۔ جن کے علم و فضل اور حکمت و دانش کا چار دانگ عالم میں غلغلہ تھا اور وہ اپنے فضائل کی بدولت دنیا بھر کے علماء میں ممتاز تھا۔ اور جس کی لیاقت اور علمیت کا دلوں پر سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ ہاں وہی فہم و فراست سے مالا مال نورالدین جب اس قدسی صفات انسان کو دیکھتا ہے تو زمینی علماء کی طرح بحث نہیں کرتا اس سے دعویٰ کے دلائل نہیں پوچھتا اس کے کسی الہام و کشف پر تنقید نہیں کرتا بلکہ حضورؑ کا رُخِ انور دیکھ کر ہی بول اٹھتا ہے :-

"بس یہی مرزا ہے"

اور اسیر ہوتا ہے۔

حضرت مولانا نورالدینؓ کے علم و فضل کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ سر سید احمد خان نے ان کے بارہ میں کہا کہ :-

"جب کوئی عالم ترقی کرتا ہے تو وہ فلسفی بن جاتا ہے اور جب فلسفی ترقی کرتا ہے تو وہ صوفی بن جاتا ہے اور جب صوفی ترقی کرتا ہے تو نورالدین بن جاتا ہے۔"

(حیاتِ نور صفحہ ۲۲۳)

سر سید احمد خان نے ایک مرتبہ توراۃ کی تفسیر لکھوانے کا ارادہ کیا تو پورے ہندوستان کے علماء میں سے نظرِ انتخاب آپ پر پڑی۔

ایک مرتبہ نواب بہاول پور بیمار ہوئے تو ان کے مرشد خواجہ فرید چاچڑاں شریف والوں نے نواب صاحب سے کہا کہ :-

"نورالدین کو علاج کے لئے قادیان سے بلوائیں۔ آپ کا علاج بھی ہوگا اور ہم ان سے قرآن سنیں گے۔"

حضرت مولانا نورالدین بہاولپور تشریف لے گئے اور کوئی ڈیڑھ مہینے قیام کیا۔ جب مولانا نورالدین واپس آنے لگے تو خواجہ فرید صاحب نے اصرار کیا کہ اور ٹھہریں اور انہی کے ایماء پر نواب صاحب نے بھی اصرار کیا اور یہ پیشکش کی کہ آپ کو ساٹھ ہزار ایکڑ زمین دیں گے۔

(حیاتِ نور صفحہ ۲۰۱)

ساٹھ ہزار ایکڑ زمین کوئی معمولی بات نہ تھی اور جس شخص کو ساٹھ ہزار ایکڑ زمین پیش کی جا رہی تھی وہ کوئی معمولی انسان نہیں تھا۔ جس وجہ سے پیش کی جا رہی تھی وہ علومِ قرآن کا کوئی معمولی چشمہ نہ تھا۔ وہ ایک بحرِ زخار تھا۔ مگر مولانا نورالدین کو تو قادیان کی دھن سمائی ہوئی تھی۔ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی نعمت اس محبت پر غالب نہ آسکتی تھی۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی نورالدین صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں :-

"وہ مسلمانوں کا فخر ہے اور اس کو قرآن کریم کے دقائق کے استخراج میں۔ فرقانِ حمید کے حقائق کے خزانوں کو پھیلانے میں عجیب ملکہ ہے۔ بلاشبہ وہ مشکوٰۃ انوارِ نبوت کے انوار سے منور ہے۔ وہ نخبۃ المتکلمین ہے اور زبدۃ الموفقین۔ لوگ اس کے زلال سے پیتے ہیں اور اس کی گفتگو کی شیشیاں شراب طہور کی طرح خریدتے ہیں۔ اور ابرار اور اخیار اور موقنین کا فخر ہے۔"

وہ نورالدین جب مسیح موعودؑ کے قدموں میں آگیا تو پکار اٹھا :-

"میں نے یہاں وہ دولت پائی ہے جو غیر فانی ہے۔ جس کو چور اور قزاق نہیں لے جا سکتا۔ مجھے وہ ملا ہے جو تیرہ سو برس کے اندر آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا۔ پھر ایسی بے بہا دولت کو چھوڑ کر چند روزہ دنیا کے لئے مارا مارا پھروں؟"

نیز فرمایا :-

"میرا مال، میری ضرورتیں اس امام کی اتباع تک ہیں اور دوسری ساری ضرورتوں کو اس ایک وجود پر قربان کرتا ہوں"

"ہم کیا اور ہماری ہستی کیا ہم اگر بڑے تھے تو گھر رہتے پاکباز تھے تو پھر امام کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اگر کتابوں سے مقصد حاصل ہو سکتا تو ہمیں کیا حاجت تھی، ہمارے پاس بہت سی کتابیں ہیں۔ مگر نہیں ان باتوں سے کچھ نہیں بنتا۔"

اور جب حضرت مسیح موعودؑ کے در پر آئے تو اپنے آپ کو ملیا میٹ کر دیا اور لکھا :-

"میں آپ کی راہ میں قربان ہوں جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔"

اس انداز میں اطاعت اختیار کی اور یوں اپنے آپ کو حضورؑ کے تابع کر دیا کہ جیسے نبض دل کی دھڑکن کے تابع ہوتی ہے۔

(مرقاۃ الیقین۔ پیش لفظ صفحہ)

مولوی حسن علی صاحب :

اسی طرح سے مولوی حسن علی صاحب ایک بہت بلند قامت شخص تھے۔ پشاور سے لے کر مدراس تک پورے ہندوستان میں ان کے وعظ اور تقریر کی دھوم تھی اور اس دھوم کی وجہ سے مدراس کے انگریز گورنر نے ان کے جلسہ کی صدارت کی۔ حمایتِ اسلام کے جلسوں میں تقاریر کے لئے بلائے جاتے تھے اور ان کے تبلیغی شوق اور مواعظِ حسنہ کا اتنا چرچا تھا کہ پشاور کے لوگ ان کے بارے میں خیال کرتے تھے کہ شاید یہی اس صدی کے مجدد ہونگے تھامس آرنلڈ نے اپنی کتاب "PREACHING OF ISLAM" میں بھی ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کے ذریعہ سے بہت سے غیر مسلم مسلمان ہوئے۔ یہ انجمن حمایتِ اسلام کے جلسہ میں آئے ہوئے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تقریر سن کر بہت متاثر ہوئے اور ان سے پوچھا۔

"آپ نے مرزا صاحب کی بیعت کر کے کیا پایا۔"

اور حضرت مولانا نورالدین صاحب کے جواب سے بہت متاثر ہوئے۔ ۱۸۹۴ء میں قادیان تشریف لے گئے۔ اس سے پہلے ۱۸۸۷ء میں بھی حضورؑ سے ملاقات کر چکے تھے۔ چنانچہ ۱۸۹۴ء کی ملاقات کے بارے میں لکھتے ہیں :-

"۱۸۸۷ء میں جب مرزا صاحب کو دیکھا تھا وہ نہ تھے۔ آواز اور نقشہ تو وہی تھا۔ لیکن کل بات بدلی ہوئی تھی۔ اللہ اللہ سر سے پا تک ایک نور کے پتلے نظر آتے تھے.....

مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے سر سے پاؤں تک (باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی معاشرہ کا ایک عظیم شعار

عفو

مکرم مرزا عبدالحیّ چغتائی ابن مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ

خدا تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:-

"وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا
اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ
اللّٰهُ لَكُمْ"

(النور پارہ ۱۸)

ترجمہ: اور چاہیئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں، کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کر دے۔

نیز فرمایا:-

"وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ"

(آل عمران - پارہ ۴)

(یعنی) اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے:-

"وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ
اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ
الْاُمُوْرِ"

(شوریٰ - پارہ ۲۵)

اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو یہ البتہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

یہ ہے دلوں کو منور کر دینے والی وہ حسین تعلیم جو چودہ سو سال قبل خدا تعالیٰ نے اپنے ایک پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ کیا ہی پیاری یہ تعلیم ہے کہ جس نے دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "عفو" کی ایسی عظیم الشان مثال قائم کر دی کہ آج تک ایسی مثال قائم نہ ہو سکی۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جب نظر ڈالتے ہیں تو عفو کے ایسے عظیم واقعات نظر آتے ہیں کہ جن کو پڑھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے

فتح مکہ کا نظارہ جب نظروں کے سامنے گھومتا ہے تو دلوں میں جذبات کا ایک دریا امڈ آتا ہے اور زبان سے اس آقا کے لئے درود جاری ہو جاتا ہے وہ لوگ جو آپ اور آپ کے صحابہ کے خون کے پیاسے تھے اور بلال رضی جیسے صحابہ جو اسلام کے ان دشمنوں کے شدید دردناک مظالم کا نشانہ بن چکے تھے اور جن کی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بھائیوں کو شہید کر دیا گیا تھا اور جن کو ان کے آبائی وطن عزیز سے محروم کر دیا گیا تھا۔ وہی بستی جس کی طرف حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈبڈباتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے سرزمین مکہ تو مجھے بہت عزیز ہے تجھے چھوڑنے کو دل تو نہیں چاہتا مگر تیرے رہنے والے مجھے رہنے نہیں دیتے۔

فتح مکہ کے دن وہی دشمن اسلام اور خون کے پیاسے مجرموں کی صورت میں آپ اور آپ کے لشکر کے سامنے کھڑے ہیں اور اپنی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔

ادھر محبتوں کے پیکر۔ فخر موجودات چاہتا تو ایک ایک کی گردن اڑا کر رکھ دیتا مگر نہیں نہیں! جس کی تعلیم اور سیرت ہی عفو کے پھولوں سے بھری پڑی تھی آج کس طرح یہی پھول کانٹوں کی صورت اختیار کرتے۔ آپ نے

"لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
وَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ"

کہہ کر ایک عظیم نمونہ قائم فرما دیا۔ جس کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔

واقعہ طائف:

اور اس طرح وہ واقعہ بھی نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکتا جبکہ طائف کی گلیوں میں آپ کے پیچھے غنڈے لگا کر آپ پر پتھروں کی بارش برسائی گئی اور آپ کے چہرہ مبارک سے خون جاری ہونے لگا۔ ایسی تکلیف اور درد کی حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے فرشتے کا نزول ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ اے محمد! اگر آپ فرمائیں تو میں ان دو پہاڑیوں کو ٹکرا کر اس بستی کا نام و نشان مٹا دوں مگر نہیں! یہ عفو و درگزر کا پیکر یہاں بھی عفو کا سلوک کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ نہیں نہیں! ہو سکتا ہے کہ اسی بستی میں سے خدا ایسی نیک روحیں پیدا کر دے جو مجھ پر ایمان لانے والی ہوں۔

اللہ اللہ! کیسا عظیم الشان نبی تھا اسی وجہ سے آپ نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ بہادری کشتی میں ایک دوسرے کو پچھاڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ طاقتور اور بہادر تو وہ ہے جو کہ غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو حاصل کرے۔

یعنی جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے وہ لازماً اس بات کو درگزر کرتا ہے جس کی خاطر اس نے غصہ دبایا ہو۔ یہی عفو کا سلوک ہے اور اسی کا دوسرا نام بہادری ہے۔ اسی طرح ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو نرم کلامی سے محروم رہا وہ تمام خیر اور بھلائی سے محروم رہا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ساری کائنات کے لئے محسن بن کر آئے اور سب سے عفو و درگزر کا سلوک فرماتے۔ ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد کے اندر پیشاب کر دیا۔ آدمی کھڑے ہو گئے تاکہ اس کی گرفت کریں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اعرابی کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ اس لئے کہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی اور سختی کرنے والے نہیں بھیجے گئے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ کسی عورت کو، نہ ہی کسی خادم کو۔ ہاں! اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ضرور کیا کرتے تھے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایذا پہنچائی گئی ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقابل سے اپنی ذات کے لئے انتقام لیا ہو۔ ہاں اگر حرمت الٰہی کی خلاف ورزی ہوتی تو آپ محض اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیتے۔

آپ ہمیشہ اللہ اور اس کے دین کی غیرت رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ نے فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔ آپ اپنی ذات کی خاطر کسی سے انتقام لینا پسند نہ فرماتے تھے۔

اسی سلسلہ میں ایک اور حدیث ملاحظہ فرمایئے!

ایک دیہاتی سے حسنِ سلوک:

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا تو آپ مقام نجران کی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کے کنارے سخت ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ کو ایک دیہاتی ملا۔ جس نے آپ کی چادر پکڑ کر بہت سختی سے کھینچی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کے کنارہ کی طرف نظر اٹھائی تو دیکھا کہ چادر کے کنارے نے کھینچنے کی سختی سے آپ کی گردن پر نشان ڈال دیا ہے۔ پھر اس اعرابی نے کہا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا جو مال ہے اس میں سے مجھ کو کچھ دلوایئے۔ تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر مسکرائے اور اس کے لئے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔

کیسی اچھی آواز!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کامل حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کی سیرت کا بھی تذکرہ ضروری ہے۔ حضور علیہ السلام کی سیرت کے چند واقعات ملاحظہ فرمایئے!

آپ کی سیرت میں سے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی خوشبو ملتی ہے۔

"ایک دن حضور علیہ السلام مسجد مبارک کی چھت پر تشریف فرما تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے۔ حضور علیہ السلام نے مہمانوں کے لئے پرچ پیالیاں منگوائی ہوئی تھیں۔ میر مہدی حسن صاحب سے وہ گر گئیں۔ اور چکنا چور ہو گئیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور آواز آئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ میر مہدی حسن صاحب سے پرچیں ٹوٹ گئیں۔ فرمایا۔ میر صاحب کو بلاؤ۔ میر مہدی حسن صاحب ڈرتے ہوئے سامنے آئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میر صاحب! کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی۔ حضور ٹھوکر لگنے سے پیالیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اس پر فرمایا کہ دیکھو جب یہ گری تھیں تو ان کا آواز کیسا اچھا تھا"

(الفضل جلد ۳۰ صفحہ ۲۸۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوٹی چھوٹی باتوں میں عفو کا بہت خیال فرماتے۔ ہمیشہ سب سے ایک جیسا سلوک فرماتے۔ اسی طرح ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں کسی غریب عورت نے کچھ چاول چرا لئے۔ لوگوں نے اسے دیکھ لیا اور شور پڑ گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ اس وقت اپنے کمرہ میں کام کر رہے تھے۔ شور سن کر باہر تشریف لائے تو یہ نظارہ دیکھا کہ ایک غریب خستہ حال عورت کھڑی ہے اور اس کے ہاتھ میں تھوڑے سے چاولوں کی گٹھڑی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اس واقعہ کا علم ہوا اور اس غریب عورت کا حلیہ دیکھا تو آپؑ کا دل پسیج گیا۔ فرمایا۔ یہ بھوکی اور کنگال معلوم ہوتی ہے اسے کچھ چاول دے کر رخصت کر دو۔ اور خدا کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ عرفانی صاحب حصہ اوّل صفحہ ۹۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۷)

ہمارے پیارے آقا و امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ جنوری ۱۹۸۴ء میں احباب جماعت کو عفو کی صفت اختیار کرنے کے بارے میں تلقین فرمائی اور اس کے متعلق ایک جامع خطبہ ارشاد فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ تمام لوگ کنگھی کے دندانوں کی مانند ہیں
(حدیث النبیؐ)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گذشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہیں کہ خدا آئندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے۔ اس کا صدور بالکل نہ ہو۔"

(البدر ۱۹ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۶۹)

جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کی مختصر روداد

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء (آخری قسط)

نمائندہ ماریشس

ازاں بعد ماریشس کے نمائندہ مکرم عبدالحمید صاحب نے اردو زبان میں تقریر کی آپ نے جملہ احباب کو جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے سلام پہنچایا۔ آپ نے بتایا کہ سات افراد پر مشتمل وفد اس سال جلسہ پر شرکت کی غرض سے ماریشس سے آیا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ جماعت احمدیہ ماریشس کی ہر برانچ میں تبلیغ کا کام ہو رہا ہے فرانسیسی زبان میں کتب شائع ہو چکی ہیں۔ وہاں کے احمدیوں کو خلافت احمدیہ سے بڑی گہری محبت اور وابستگی ہے اللہ تعالیٰ ہماری مرادوں کو پورا فرمائے۔ اور خلافت کے آسمانی نظام سے وابستہ رہتے ہوئے خدا کے دامن میں پہنچ جائیں۔

نمائندہ اردن

ماریشس کے نمائندہ کے بعد اردن سے آئے ہوئے مکرم طٰہٰ الفرق صاحب نے عربی میں تقریر کی آپ نے فرمایا کہ میں یہاں پانچویں دفعہ آیا ہوں۔ قادیان کی زیارت کا بھی موقع مل چکا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے الہام اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ پیش کر کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی اعانت کا وعدہ کیا ہے۔ پس آگے بڑھیں کیونکہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت کو دنیا کی خدمت کے لئے چن لیا ہے۔ آخر میں آپ نے تمام احباب کو السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا اور دعا کی درخواست کی۔

ذکر حبیب (حقوق العباد)

پروگرام کے مطابق اس اجلاس کی آخری تقریر "ذکر حبیب" (حقوق العباد) کے موضوع پر مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب نے کی آپ نے اپنی تقریر میں حقوق العباد کی ادائیگی سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر نہایت ہی دلنشین پیرایہ میں روشنی ڈالی آپ نے حضرت اقدس علیہ السلام کی بنی نوع انسان سے محبت اور حسن سلوک کے نہایت ہی ایمان افروز واقعات سنائے

آپ نے فرمایا کہ حقوق دو طرح کے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اللہ کا حق یہ ہے کہ انسان خدا کی عبادت کرے اور انسان کا حق یہ ہے کہ دوسرے اس پر ظلم نہ کریں اور دست اندازی نہ کریں مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ انسان ان ہر دو حقوق کو ادا کرنے لگ جائے۔ اسی لئے خلق اللہ کی خیر خواہی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت سلسلہ میں رکھا ہے۔

حقوق العباد کے ضمن میں آپ نے چند احادیث پیش کر کے فرمایا کہ معاشرہ اس وقت تک امن کا گہوارہ نہیں بن سکتا جب تک حقوق العباد پورے نہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے حقوق العباد کی ادائیگی کا خاص اہتمام اور دل موہ لینے والا نمونہ صرف احمدیوں تک محدود نہ تھا بلکہ اس کا سلسلہ تمام بنی نوع انسان تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ نے حضرت عبدالکریم صاحب کی یہ روایت بیان کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تین تین گھنٹے لوگوں میں دوائیاں تقسیم فرماتے تھے میں نے عرض کی کہ حضور اس طرح وقت ضائع ہوتا ہے۔ اس پر حضورؑ نے ارشاد فرمایا "یہ بھی تو دین کا حصہ ہے یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو تو اس کام میں چست ہونا چاہیئے"

محترم سیف صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا والدین کے حقوق کی ادائیگی کا یہ عالم تھا کہ آپ خود فرماتے کہ میں نے خدا کی خاطر اپنے والد صاحب کی خدمت میں اپنے آپ کو محو کر لیا تھا سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران آپؑ کی والدہ محترمہ نے چار جوڑے کپڑوں کے بھیجے آپؑ نے دو جوڑے کافی سمجھتے ہوئے دو واپس کر دیئے اور پھر والد صاحب کے مشورہ ہی سے آپ نے ملازمت بھی چھوڑی۔

اہل و عیال کے حقوق کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات خیرکم خیرکم لاھلہ کا کامل نمونہ تھی۔ آپ ایک بہترین خاوند مثالی باپ اور خیر الناس وجود تھے۔ ایک دفعہ آپ نے اپنی حرم محترم کو ایک کلمہ کہا جو کسی قدر سختی کا حامل تھا۔ اس بات کا آپؑ پر اتنا شدید رد عمل ہوا کہ بعد میں استغفار کرتے رہے اور صدقہ بھی کیا۔ آپ زیادہ وقت تصنیف کا کام کیا کرتے تھے اس دوران بچہ آجاتا تو آپ فوراً اٹھ کر دروازہ کھولتے اور ایک دفعہ تو بچے نے تصنیف شدہ کاغذ جلا دیا لیکن آپ نے ذرا بھی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا یہ عظیم الشان سلوک تھا آپ کا اپنے اہل و عیال سے اور مہمانوں کے حقوق اس طرح پر پورے فرمائے کہ ایک دفعہ ایک شخص آیا تو آپ نے اپنا عمامہ کھول کر فرش پر بچھا دیا کہ وہ بیٹھ جائیں۔ ایک دفعہ مولوی حسن علی صاحب آپ کے پاس بطور مہمان ٹھہرے اُن کو پان کھانے کی عادت تھی۔ قادیان میں پان نہیں ملتا تھا۔ آپ نے ان کے لئے گورداسپور سے پان منگوایا الغرض آپ یؤثرون علی انفسھم کا کامل نمونہ تھے۔ آپؑ نے مہمانوں کو کھلایا اور خود بھوکے رہ کر گذارہ کیا۔ مہمانوں کو بستر دیا۔ جبکہ خود بستر کے بغیر سوتے رہے۔

دشمنوں سے حسن سلوک کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک جھوٹے مقدمے میں جو مولوی محمد حسین صاحب کی طرف سے دائر کیا گیا تھا۔ وکیل نے ان کا حسب و نسب بیان کرنا چاہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عظیم الشان خلق کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً وکیل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا مبادا وکیل کے منہ سے مولوی محمد حسین کے بارے میں کوئی نازیبا کلمات نہ نکل جائیں۔

محترم مولانا صاحب نے فرمایا کہ اس دور کے مسیحا کے دامن میں اپنے اور غیروں سبھی کے لئے خیر ہی خیر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ذکر حبیب کی غرض یہ ہے کہ ہم امام الزمان کی پاک روایات کو زندہ رکھیں اور یاد تازہ کریں اور پھر ان کی روشنی میں بنی نوع انسان کے حقوق پورے کریں۔

اس تقریر کے بعد وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں آکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد آخری دن کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی آپ کے بعد مکرم غلام سرور صاحب آف شیخوپورہ نے حضرت المصلح الموعود کے کلام میں سے ایک نظم "بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

ازاں بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں اپنی ایک نعت اپنے مخصوص انداز میں سنائی۔ جس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کا پُر معارف اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔ خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے پُر سوز دعا کروائی اور یہ جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شجرِ احمدیت " بقیہ صفحہ ۳

مجذوبیت کا لباس اپنے ہاتھوں سے پہنایا تھا۔"

مولوی حسن علی صاحب کو تبلیغ اسلام کا اس قدر شوق تھا کہ پورے ہندوستان میں حمایتِ اسلام میں تقاریر کیا کرتے تھے بلکہ ہندوستان کی بعض انجمنیں انہیں انگلستان تبلیغ کے لئے بھیجنے کا پروگرام بنا رہی تھیں کئی سو ہندو ان کے ذریعہ سے اسلام میں داخل ہوتے اور سینکڑوں طالب علم جو مغربی فلسفہ کے اثر سے دہریہ ہو چکے تھے اور اسلام سے بدظن ہو چکے تھے اسلام پر مضبوطی سے قائم ہو گئے۔ اسلام کی تبلیغ کی یہ تڑپ اور ولولہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در پر لے آیا۔ یہ کوئی معمولی انسان نہ تھے۔ یہ علم و فضل کے ایک کوہ گراں تھے۔ مگر جیسا کہ اپنی کتاب "تائید حق" میں لکھتے ہیں۔ کسی مرشدِ کامل کی تلاش میں تھے۔ ایک جستجو ایک تڑپ رکھتے تھے۔ اسلام کے درد میں دل چور تھا اور یہی درد اور تڑپ اور تلاش انہیں بے قرار کئے ہوئے تھی اور اسی تلاش نے ان کو حضرت مسیح موعودؑ تک پہنچا دیا۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ ہوئے تو اطاعت کا جوا اپنی گردن میں ڈال لیا۔ اور ۱۸۹۴ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر لی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"پوچھو کہ مرزا سے مل کر کیا نفع ہوا؟ اجی بے نفع ہوئے؟ کیا میں دیوانہ ہو گیا تھا کہ ناحق بدنامی کا ٹوکرا سر پر اٹھا لیتا (در مالی حالت کو سخت پریشانی میں ڈال دیتا۔ مردہ تھا زندہ ہو چلا ہوں۔ گناہوں کا ذکر کرنا اچھا نہیں (جن سے نجات ملی) ..... قرآن کریم کی عظمت جو اب میرے دل میں ہے۔ حضرت پیغمبر خدا کی عظمت جو میرے دل میں اب ہے پہلے نہ تھی یہ سب حضرت مرزا صاحبؑ کی بدولت ہے۔ گو میرا جسم بھاگلپور یا بنگالہ میں ہوتا ہے لیکن میری روح قادیان ہی میں ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!"

(تائید حق صفحہ ۷۹)

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ ہوئے وہ کوئی دنیا دار نہ تھے۔ پیر سراج الحق نعمانی ہزاروں مریدوں کے پیر تھے۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی۔ مولوی برہان الدین صاحب جہلمی۔ مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی غلام نبی صاحب خوشابی۔ سب اپنی اپنی فکر یگانہ روزگار تھے۔ شجرِ احمدیت کو تمہاری جو پہلی فصل لگی اس میں وہ علم و فضل کے پہاڑ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آگے سر جھکا کر ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔

(باقی آئندہ)

○

اعلانِ نکاح

- میری بھانجی عزیزہ امۃ الرشید بنت محترم چوہدری عبد القدیر صاحب درویش ناظر بیت المال قادیان کے نکاح کا اعلان عزیزم سلیم احمد محمود صاحب ابن مکرم چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ کراچی سے محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۹/۱۲/۸۳ کو مسجد مبارک میں کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت دعا میں شمولیت فرمائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت اور ثمرات حسنہ کا باعث بنائے۔ آمین

(محمد سلطان اکبر اسسٹنٹ پروفیسر دارالصدر غربی۔ ربوہ)

- خاکسار کی ہمشیرہ امۃ اللطیف بنت محمد یوسف صاحب بھٹی مرحوم آف چکوال کا نکاح مکرم برادرم آفتاب احمد صاحب جمال ابن مکرم عطاء الرحمٰن صاحب قریشی آف کوئٹہ کے ساتھ مبلغ -/۲۵،۰۰۰ روپے حق مہر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۲۵/۱۲/۸۳ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھایا اور ۲۸/۱۲/۸۳ کو بعد اختتام جلسہ سالانہ رات نو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مکرم حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے رخصتی کے موقعہ پر دعا کروائی۔

احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک اور بابرکت فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات اور کامیابیوں کا موجب بنائے آمین۔

(ادریس احمد بھٹی آف چکوال)

— (بقیہ از اداریہ صفحہ ۲) —

کرتا ہے۔

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر مومنوں کے ذہن نشین کرایا ہے کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ اللہ ان کے گناہ بخش کر انہیں جنت کا مستحق قرار دے تو انکے لئے تین باتوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ اوّل یہ کہ وہ خوشحالی اور تنگ دستی دونوں حالتوں میں اپنے زیادہ یا تھوڑے مال میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ دوسرے یہ کہ جب کوئی ان کے ساتھ زیادتی کرے اور طبعاً ان میں غصہ اور انتقام کا جذبہ پیدا ہو۔ تو وہ اپنے آپ پر قابو پا کر غصہ کو پی جایا کریں اور انتقام کے جذبہ کو ابھرنے نہ دیں۔ تیسرے یہ کہ وہ زیادتی کرنے والوں کی خطاؤں سے درگزر کریں اور کوئی میل دل میں نہ لائیں۔

سب سے اہم بات اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ ساری باتیں تقویٰ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ متقی ہی ہوتے ہیں جنہیں خوشحالی اور تنگدستی دونوں حالتوں میں اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ملتی ہے یہ متقی ہی ہوتے ہیں جو ان کے ساتھ دوسروں کی طرف سے زیادتی اور حق تلفی ہونے کی صورت میں اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں اور انتقام لینے کی طرف نہیں دوڑتے۔ اور اسی لئے یہ متقی ہی ہوتے ہیں جو ایسے خطاکاروں سے درگزر سے کام لیتے۔ اور انہیں معاف کر دیتے ہیں اور ایسے ہی متقی ہوتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ محبت کرتا ہے اور ان کے لئے مغفرت اور جنت مقدر کر دیتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ دوسروں کی خطاؤں سے درگزر کرنے کے لئے مومنوں کا صحیح معنوں میں متقی ہونا ضروری ہے۔ تقویٰ ہی وہ بنیادی وصف ہے جس کے نتیجہ میں انسان عفو و درگزر کے انتہائی اہم خلق سے متصف ہوتا ہے۔

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ کے سابقہ صدر سیٹھ نواب دین ۸۵ سال کی عمر میں مورخہ ۲۸/۱۲/۸۳ کی شب فوت ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہوئے تھے۔ ناخواندہ ہونے کے باوجود پنجابی شعراء کے اشعار تبلیغ کے لئے زبانی یاد کر رکھے تھے اور احمدیت کے سچے عاشق تھے۔ مرکز کی ہر تحریک میں حصہ لینے کا از حد شوق تھا تہجد گزار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔

اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک لڑکا محمد یعقوب اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ قارئین الفضل سے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔ آمین۔

(ناصر احمد معلم وقف جدید سنٹر مالو کے ضلع سیالکوٹ)

دعائے نعم البدل

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم مقبول احمد صاحب قمر (خوشاب) کو دو بچیوں کے بعد مورخہ ۶/۸/۸۳ کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ مگر بچہ دوسرے دن ہی اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

تمام احباب جماعت خاص طور پر بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

(عبد الغفار خان صدر جماعت احمدیہ خوشاب شہر)

درخواست دعا

خاکسار کی بچی مورخہ ۲۲/۸/۸۴ کو نائیجیریا سے دو چھوٹے بچوں کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان آنے کے لئے روانہ ہو رہی ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا فرما دیں۔

(جمال الدین احمد ایجنٹ الفضل جھنگ صدر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۲۵۴۰۸

میں عبدالسلام طارق ولد عبدالرشید خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال بعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳-۹-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰۰/- روپے سالانہ بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد - عبدالسلام طارق ولد عبدالرشید خان صاحب ۱۸/۲۰ دارالعلوم وسطی ربوہ۔

گواہ شد ۱ عبداللطیف خان صاحب وصیت ۱۷۲۱۹ صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ۔

گواہ شد ۲ محمد عبداللہ صاحب وصیت ۲۰۰۴۰ دارالعلوم وسطی ربوہ (زعیم انصار اللہ)

مسل ۲۵۴۰۹

میں راشدہ عفت بنت چوہدری نور احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۸ سال بعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳-۱-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- نقد - ۵۰۰/- روپے
۲- بالیاں ۳ ماشہ طلائی اسکی قیمت - ۵۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ -
رشیدہ عفت بنت چوہدری نور احمد صاحب ۵/B سٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص سندھ

گواہ شد ۱ - نور احمد صاحب ولد چوہدری غلام رسول صاحب - والد موصیہ

گواہ شد ۲ محمد جمال صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب انسپکٹر بیت المال آمد ربوہ۔

مسل ۲۵۴۱۰

میں عزیز فاطمہ زوجہ سعید احمد خان صاحب حیدرانی قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بعت پیدائشی احمدی ساکن شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳-۷-۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند - ۱۰۰۰/- روپے
۲- رہائشی مکان اندازاً قیمت - ۶۰,۰۰۰/- روپے
۳- زیورات طلائی وزنی ۹ تولے ۱۱ ماشے مالیت - ۱۹,۹۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ -
عزیز فاطمہ زوجہ سعید احمد خان صاحب شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان

گواہ شد -
عبدالقادر خان صاحب صدر جماعت احمدیہ شادن لنڈ -

گواہ شد -
سعید احمد خان صاحب حیدرانی (خاوند موصیہ)

مسل ۲۵۴۱۱

میں سعیدہ بیگم بنت محمد علی صاحب فیضی مرحوم قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن منگوتارو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳-۳-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- ۵ پانچ مرلہ زمین نزد ربوہ ٹبہ مالیت - ۴۰۰۰/- روپے
۲- کانٹے طلائی ۱ تولہ - لاکٹ ۱/۲ تولہ - انگوٹھیاں ۱/۲ تولہ - ۲ عدد چوڑیاں ۱/۲ تولہ - کل زیور ۵ تولہ - مالیت - ۱۰,۰۰۰/- دس ہزار روپے - اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۴/- روپے ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ -
سعیدہ بیگم بنت محمد علی صاحب فیضی مرحوم ہیڈ مسٹریس گرلز پرائمری سکول منگوتارو تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

گواہ شد - محمد طارق صفدر صاحب وصیت نمبر ۲۱۷۵۴ کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد - مشتاق احمد ایڈووکیٹ ولد برکت علی صاحب سیکرٹری وقف جدید۔

استغفار کس طرح کیا جائے

"استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہیں ..... بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی۔ مگر جو استغفار کا مطلب اور معنی پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جاویں گے۔ انسان کو چاہیئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔ خوب یاد رکھو لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

"سویابین کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے دل پر کبھی بیماری حملہ نہیں کرتی ..... سویابین میں سارے معلوم وٹامنز موجود ہیں ..... خدام الاحمدیہ ایسا انتظام کرے کہ لوگوں کو اس کے کھانے کی عادت پڑ جائے"

- (الفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ برائے ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۹۸۴ء کے لئے درج ذیل عہدیداران پر مشتمل مجلس عاملہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ زعماء / زعماء اعلیٰ اور ناظمین اضلاع انصار اللہ مطلع رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

:- اراکین خصوصی :-

۱- مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔
۲- " " " صوفی غلام محمد صاحب۔
۳- " " " چوہدری انور حسین صاحب
۴- " " " احمد مختار صاحب
۵- مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۶- " " " چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سوئٹزرلینڈ
۷- " " " شیخ مبارک احمد صاحب امریکہ
۸- " " " عبدالوہاب بن آدم صاحب گھانا

:- عہدیداران :-

۱- نائب صدر اول و قائد مجالس بیرون و تعلیمی دوستی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
۲- " " صف دوم — مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب۔
۳- " " و قائد تربیت — " چوہدری شبیر احمد صاحب
۴- قائد عمومی — " میجر عبدالقادر صاحب
۵- " تعلیم — " منور شمیم خالد صاحب
۶- " ایثار — " میجر عبدالحمید شرما صاحب
۷- " اصلاح و ارشاد — " مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب
۸- " ذہانت و صحت جسمانی — " صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
۹- " مال — " عبدالرشید غنی صاحب
۱۰- " وقف جدید — " مولوی محمد بشیر شاد صاحب
۱۱- " تحریک جدید — " ملک منور احمد جاوید صاحب
۱۲- " تجنید — " محمد اسلم صاحب صابر
۱۳- " اشاعت — " ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب
۱۴- آڈیٹر — " قریشی محمد عبداللہ صاحب
۱۵- زعیم اعلیٰ ربوہ — " مولوی اللہ بخش صادق صاحب

(چوہدری حمید اللہ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مالکان باغات متوجہ ہوں

پھلدار پودوں سے بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے احباب مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں۔ ماہ دسمبر، جنوری میں مناسب تدابیر اختیار کرنے سے پودے بیماریوں اور حشرات سے محفوظ رہتے ہیں اور پیداوار میں کما حقہ اضافہ ہوتا ہے

۱۔ پودوں کی شاخ تراشی کے دوران سوکھی ہوئی بیمار اور مردہ شاخیں کاٹ دیں۔

۲۔ سٹرس کنکر کے لئے چھوٹے پودوں پر ۵۰ : ۳ : ۳ اور بڑے پودوں پر ۵ : ۴ : ۴ بورڈو مکسچر یا ڈائی تھین ایم ۴۵ یا انٹراکول ۲½ پونڈ فی ۱۰۰ گیلن پانی میں ملا کر چھڑکیں۔

۳۔ پودوں کی اچھی طرح گوڈی کریں تاکہ زمین میں حشرات کے انڈے تلف ہو جائیں۔

۴۔ پودوں کو گلی سڑی گوبر کی کھاد بحساب نصف سے ایک من فی پودہ دیں اور اس کو اچھی طرح زمین میں ملا دیں۔ اس کے علاوہ ایک ایک کلوگرام نائٹروجن۔ فاسفورس اور پوٹاش کی کھاد بھی ملا دیں۔

۵۔ نیا باغ لگانے کے لئے مناسب فاصلہ پر ۳×۳ فٹ گہرے گڑھے نکالیں اور ان گڑھوں کو ⅓ پھل ⅓ گلی سڑی گوبر کی کھاد اور ⅓ اوپر والی مٹی ملا کر پُر کر دیں اور پانی لگا دیں تاکہ مٹی اچھی طرح بیٹھ جائے۔

۶۔ ماہ فروری اور مارچ میں نئے پودے لگائیں۔ پودے محکمہ زراعت کی نرسری سے حاصل کریں۔

۷۔ جب پودوں پر پھل یا بور آئے تو آب پاشی روک دیں ورنہ پھول اور پھل گر جائیگا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی محنت کو بارآور فرماوے اور بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

مزید معلومات کے لئے اپنے علاقہ کے افسران محکمہ زراعت یا نظارت ہذا کی طرف رجوع فرمائیں۔

(مرسلہ نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ)

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی
پُرزہ جات درجِ ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۔
فون: 74609 / 79523

متوجہ ہوں

محمود جنرل سٹور کا اب نیا نام "افضل جنرل سٹور" رکھا گیا ہے۔ لوکل ایجنٹ "الفضل" کا آئندہ سے مستقل رابطہ "افضل جنرل سٹور" گولبازار سے رہے گا۔ ان سے خریداری کے علاوہ "الفضل" کا بل بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

(سلمان نیوز ایجنسی روزنامہ الفضل ربوہ)

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص و مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی لاجواب دوا، بینظیر تحفہ
مفید معدہ
ملنے کا پتہ: دارالعلاج رحمت بازار ربوہ

کراچی میں
حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ
کی مفید اور مجرب دوائیں
مکرم شوکت منہاس ۱۷ سویٹ ہوم لینڈ
ماڈل کالونی کراچی ۲۷ سے حاصل کی جا سکتی ہیں

اعلان

منظور شدہ نمبر III G-481 رجسٹرڈ نمبر R.D/158
نرسری کلاسز میں
داخلہ شروع ہے
ماڈرن ایجوکیشنل اسکول
ربوہ کا واحد منظور شدہ ادارہ